مطبوعات

اصلاح معاشرہ میں نماز کا مقام | تالیف جناب بہاول خاں ناگرہ۔ شائع کردہ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، شاہ عالمی گیٹ، لاہور۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے صفحات ۱۱۶

اس کتاب کے مصنف چوہدری بہاول خاں ناگرہ (خدا انہیں تا دیر سلامت رکھے)، ایک ایسے بزرگ ہیں جو زندگی کے ابتدائی دور ہی سے اصلاحِ معاشرہ کی جدوجہد میں پیہم مصروف چلے آتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں نہایت قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ آج سے چند سال پیشتر جب مجھے اُن کے گاؤں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے خود اپنی آنکھوں سے اُس خاموش انقلاب کے اثرات کو دیکھا جو ملت کے اس درویش نے اس بستی کے لوگوں کے اندر اپنے خلوص اور ان تھک کوشش سے برپا کیا ہے۔ اس انقلاب کا مرکز و محور اسلام ہے اور اس کا گہوارہ مسجد۔ انہوں نے بڑی کرم فرمائی کی کہ اپنے ان بیش قیمت تجربات کو کتاب کی صورت میں مدوّن کر دیا۔ جو لوگ اس نہج پر ٹھوس کام کرنا چاہتے ہیں وہ اس کتاب سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتاب کے ایک ایک لفظ سے فاضل مصنف کا خلوص جھلکتا ہے اور اس خلوص نے ہی اُن کی تحریر کے اندر روانی اور بے ساختہ پن پیدا کیا ہے۔ ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

کتاب کا معیارِ طباعت نہایت اچھا ہے اور ہر لحاظ سے اسلامک پبلیکیشنز کے شایانِ شان۔

ماہنامہ چراغِ راہ (نظریہ پاکستان نمبر) | مرتبہ خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی و جناب محمود فاروقی صاحب۔ مقامِ اشاعت دفتر چراغِ راہ کراچی۔ قیمت پانچ روپے صفحات ۵۴۳

ماہنامہ چراغ راہ کا یہ خاص نمبر اپنے سابقہ نمبروں کی طرح سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اس میں فاضل مرتبین نے پاکستان کی آئیڈیالوجی کے متعلق جو مواد فراہم ہو سکتا ہے، اسے

یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کام اگرچہ بڑا مشکل اور صبر آزما تھا مگر وہ بفضلِ ایزدی اس میں کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

مضامین میں خاصا تنوع ہے لیکن ان سب کے اندر یہ چیز قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے کہ پاکستان کا اساسی تخیل صرف اسلام ہی ہے۔ یہ احیائے اسلام کی کشش ہی تھی جس نے قوم کے منتشر اجزا کو باہم ایک جگہ مربوط کر دیا۔ ان مضامین کے لکھنے والوں میں سنجیدہ طبقوں کے مختلف افراد شامل ہیں۔ علمائے کرام میں مولانا شبیر احمدؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مولانا مفتی محمد شفیع اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب میں سے جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر حمید احمد خاں، میاں بشیر احمد اور کرنل محمد اسلم صاحب نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں اس موضوع پر جس طرح اظہارِ خیال کیا ہے وہ خدجہ میاذب ہے اور اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ پاکستان کے مستقبل کے بارے میں ان مختلف طبقوں کے درمیان حیرت انگیز ہم آہنگی ہے۔ ان مضامین کے علاوہ مولانا ظفر احمد انصاری کا مقالہ پاکستان، ماضی، حال اور مستقبل بڑا فکر انگیز ہے اور یہ اس لحاظ سے بھی بڑا وقیع اور قابلِ قدر ہے کہ اس کے لکھنے والے ایک ایسے صاحب ہیں جو تحریکِ پاکستان سے نہ صرف آغاز ہی سے وابستہ رہے بلکہ جنہوں نے اس تحریک کی قیادت اور رہنمائی بھی کی خلیل حامدی صاحب کا مقالہ عالمِ اسلام اور نظریۂ پاکستان بڑا معلومات افزا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے جو کوششیں کی گئیں اُن سے دنیائے اسلام کس طرح متاثر ہوئی۔

ادارۂ چراغ راہ کی یہ کوشش ہر لحاظ سے کامیاب ہے اور وہ اس ملک کے سارے اسلام پسند طبقوں سے ہدیۂ تبریک کی پوری طرح مستحق ہے۔ تبصرہ نگار کو اس نمبر کے مطالعہ کے وقت البتہ ایک چیز ضرور کھٹکی ہے کہ اس میں تحریک پاکستان کا جس بنیادی